محمد امجد صاحب تھانوی

یادِ رفتگان

عارف باللہ مولانا ڈاکٹر عبدالحیؒ عارفی

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی تقریباً نوے سال

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عارف باللہ

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

کی عمر میں دو تین روز کی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔

ڈاکٹر محمد عبدالحی اٹاوہ (یوپی) انڈیا میں ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ کانپور میں ابتدائی دینی و دنیاوی تعلیم کے

حصول کے بعد علی گڑھ کالج سے بی اے کیا۔ اور لکھنؤ یونیورسٹی سے قانون کی سند حاصل کی۔ اور دس سال تک ہردوئی

ضلع میں وکالت کی۔ ۱۹۲۷ء میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے بیعت کا تعلق قائم ہوا۔ اور ۱۹۳۶ء میں

خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے حضرت تھانوی سے تعلق قائم ہونے کے بعد ۱۹۳۵ء میں وکالت کو ترک کر کے معاش

کے لئے ہومیوپیتھک طریق علاج اختیار کیا۔

ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے خلفاء میں ایک ممتاز درجہ حاصل تھا اور

اپنے شیخ کے مزاج شناس اور علوم کے امین سمجھے جاتے تھے تقسیم سے قبل ہندوستان میں اور قیام پاکستان کے بعد

کراچی میں لوگوں کی اصلاح اور بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ کے ارادتمندوں اور مریدین میں بڑے بڑے علماء، محدث

مفتی، جج، حکومت کے اعلیٰ افسران، ممبران مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) شامل ہیں۔

زندگی بھر اپنے شیخ کی تعلیمات کی ترجمانی فرمانے کے ساتھ ساتھ تحریری شکل میں بھی یادگار ذخیرہ مرتب فرمایا۔ جو

موجودہ زمانہ میں زندگی کے تمام شعبہ جات کو سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالنے میں رہنمائی اور مدد

گار رہے گا۔ آپ کی مشہور تصانیف میں اسوۂ رسول اکرمؐ۔ بصائر حکیم الامت۔ مآثر حکیم الامت۔ معارف حکیم الامت۔

احکام میت۔ اور اصلاح المسلمین۔ معمولات یومیہ تالیفات حکیم الامت اور بے شمار کتابیں ہیں۔ اپنے پسماندگان میں ہزاروں

ارادت مندوں کے علاوہ بیوہ اور تین صاحب زادوں انجینیر حسن عباس۔ ڈاکٹر احسن عباس اور محسن عباس چھوڑے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے شیخ و مربی حکیم الامت تھانوی کے ذوق و مسلک کو بھرپور طریقہ سے پھیلایا اور

اس مجدد والملۃ کی خلافت کا حق ادا کر دیا تحریری سرمایہ کے طور پر حضرت ڈاکٹر نے مندرجہ ذیل کتب یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔ اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۔ مآثر حکیم الامت۔ ۳۔ بصائر حکیم الامت۔ ۴۔ معارف حکیم الامت۔ ۵۔

تالیفات حکیم الامت۔ ۶۔ احکام میت۔ ۷۔ اصلاح المسلمین۔ ۸۔ افادات تاریخی۔

برصغیر میں دین کی احیاء و اشاعت کا جو کام اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہؒ اور ان کی جماعت سے لیا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اس ابتلا میں دین کی شمع فروزاں رکھنے میں بے شمار قربانیاں اور انتھک محنتوں، بے مثال جذبوں کا ایک مستقل اور مضبوط سلسلہ ہے جو آج تک جاری ہے۔ حق تعالیٰ شانہ کی عادت یہی ہے کہ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بگاڑ و خرابیاں زیادہ ہوگئیں اور لوگوں کے سامنے دین کی شکل رسومات کے پردوں میں چھپ کر بدلی ہوئی نظر آنے لگی تو اس ذات کریم نے کچھ بندے ایسے ضرور پیدا فرماتے جن سے کام لے کر تعلیمات محمدیہ اور شریعت کا نقشہ دوبارہ اجاگر کرادیا گیا۔ تجدید دین، احیاء سنت کا یہ عظیم الشان کام اس دور میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی سے لیا گیا۔ مولانا تھانوی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔

دین کے تمام شعبوں میں جو جو غلط فہمیاں، کوتاہیاں اس زمانے میں پیدا ہو چکی تھیں ان سب کا ازالہ کرنے کے لئے مولانا تھانویؒ نے عملی انداز سے بھی کام کیا اور مختلف موضوعات پر کتابیں تصنیف فرما کر شائع فرماتے رہے۔ عملی طور پر انہی پر ہر مجلس میں انسان کے صحیح طرز حیات کو تعلق مع اللہ کی ضرورت اور اس کی ضرورت کو اجاگر فرماتے رہے۔ اور ایک بہت بڑی جماعت ایسے افراد کی تیار فرما گئے۔ جو خود ہی انسان نہیں بلکہ انسانیت ساز تھے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ تصوف۔ دینداری اور نیک ہونے کے لئے ترک دنیا لازمی ہے حضرت حکیم الامت نے قولاً و عملاً اس غلط فہمی کے ازالہ کیا۔ اور اس کی وضاحت کی کہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق ہو انسان اللہ والا بن سکتا ہے۔ بس اس کو اپنے دل کی اصلاح کر لینی چاہیئے۔ اپنے خیالات اور جذبات کا رخ صحیح رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے فرائض منصبی اپنی ذمہ داریاں بھرپور توجہ اور کامل لگن کے ساتھ انجام دینے چاہئیں۔ اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی ان کی تربیت اور عزیز و اقربا، محبت و شفقت کا برتاؤ کرنا بھی فریضہ دینی ہے۔ اور ان تعلقات کو شریعت کے مطابق ادا کرتے رہنے سے انسان نیک بھی رہ سکتا ہے۔ اور صوفی بھی ہو سکتا ہے ان تعلیمات کی وضاحت اور روشن مثالیں وہ شخصیات ہیں جن کا تعلق مختلف شعبوں سے ہے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ وہ اعلیٰ درجہ کے زاہد و عابد نیک متقی ہیں۔

چنانچہ حکیم الامت کے ڈیڑھ صد سے زائد خلفاء کے مجاہدین اپنی اپنی جگہ انہی تعلیمات کا نمونہ تھے۔ ان مجاہدین میں ہمارے دور میں ایک بڑی نمایاں ہستی حضرت اقدس ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صاحب عارفی قدس سرہ تھے۔ جن کے مطب پر مریضان جسمانی اور مریضان روحانی کا تانتا لگا رہتا تھا۔ وہ ایک طرف اپنے فن کے ماہر اور شفیق و ہمدرد طبیب تھے تو دوسری طرف ایک نہایت درجہ کے صوفی اور سینکڑوں لوگوں کے مربی تھے۔ اپنے شیخ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے مزاج سے آشنا اور ان کی تعلیمات کی اشاعت کے حریص تھے ہفتہ میں

روزانہ مجلس ہوا کرتی تھی جس میں ہر طبقہ اور ہر شعبۂ زندگی کے لوگ حاضر ہو کر عرفانِ عارفی سے فیض یاب ہوتے تھے۔ ہزاروں افراد ایسے ہیں جو ان مجالس کی برکت سے صحیح معنی میں انسان بن گئے۔ جن کی بگڑی ہوئی زندگی میں ایک نہایت پاکیزہ انقلاب آگیا۔ اتباعِ سنّت اور عشقِ الٰہی کا شعلہ ان کے سینوں میں چمکا۔ اور انہیں حقوق العباد کی ادائیگی کا حوصلہ پیدا ہو گیا۔

جمعہ کی محفل میں عام طور پر حالاتِ حاضرہ کو سامنے رکھ کر گفتگو فرماتے تھے۔ اور سامعین کو تسلّی بھی دیتے تھے۔ اور حق تعالیٰ شانہ سے تعلق رکھنے کی تلقین بھی فرماتے۔ خصوصیت سے اس کی تائید فرماتے تھے کہ اپنی ملازمت، تجارت یا جو بھی فرضِ منصبی ہے اس کا حق ادا کرو۔ اس میں کوتاہی نہ کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔

نماز کا اہتمام رکھو۔ چلتے پھرتے اور دیگر اوقات میں اللہ کا نام لیتے رہنے کی عادت ڈالو۔ گھر والوں کو خوش رکھو۔ ان کی صحیح تربیت اور دینی تعلیم کا خیال رکھو۔ اپنی معاشرت، رہن سہن سب اسلامی طرز کا بنا کر اپنی صورت و شکل سنّت کے مطابق رکھو۔ محض چند افعال کے کر لینے سے اپنے آپ کو کامل دیانت دار نہ سمجھ لو۔ بلکہ ہر شعبۂ زندگی میں دین کے جو احکامات ہیں ان سب کو سنّت کے مطابق ادا کرنے کی کوشش عمر بھر جاری رہنی ضروری ہے۔ موجودہ دور میں جو بے راہ روی ہے بیہودگی اور عریانی وغیرہ کا سیلاب آیا ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں دو تاثر ہوتے ہیں۔ بعض لوگ تو اس بدنظری اور برائی کے مناظر کو دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے خود کو نیک متقی رکھنا ممکن نہیں۔ دوسری طرف بعض لوگ اس بے حیائی اور بے ہودگی میں عملی حصہ لینے سے دریغ نہیں کرتے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب تمام معاشرتی برائیوں کے ان دو تاثرات کا علاج فرماتے تھے۔

برائی سے بچنے والے کو تسلّی دیتے تھے کہ ارادہ کر لو کہ گناہ نہیں کریں گے اور جب کبھی اس کی خلاف ورزی ہو جائے تو فوراً توبہ کر لو۔ پھر توبہ کر لو۔ خبردار مایوس نہ ہونا۔ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ سب معاف کر دے گا۔ دوسری طرف ان لوگوں کو خبردار کرتے تھے کہ جو شخص احکامِ شریعت توڑ رہے ہیں وہ اس کے ردِعمل سے نہیں بچ سکتے اس نافرمانی کا وبال اسے ضرور بھگتنا پڑے گا۔

فرماتے تھے کہ ہمارے پاس بکثرت خطوط آتے ہیں کہ یہ پریشانی ہے یہ بیماری ہے اولاد نافرمان ہو رہی ہے معاشی پریشانی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر خیال ہوتا ہے کہ شاید کسی نے سفلی عمل کرا دیا ہے۔ فرماتے تھے کہ دوسروں کے بارے میں ہمیں خیال ہے کہ انہوں نے سفلی عمل کرا دیا ہو گا۔ مگر اپنے عمل کو بھی دیکھو نافرمانیاں ہی تو سفلی عمل ہیں بے شب و روز کی بے باکانہ زندگی، عریانی و فحاشی اور بے پردگی یہ کون سا اچھا عمل ہے۔ یہی تو سفلی عمل ہیں۔ یہ پریشانیاں تمہاری شامتِ اعمال ہیں۔ خود کو صحیح کرو۔ جب تک ان چیزوں کو ترک نہیں کرو گے سکون نہیں ملے گا۔

کہیں چین نہ پاؤ گے۔ توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو۔ ان نافرمانیوں سے توبہ کرو۔ انشاء اللہ حالات بدل جائیں گے۔ حضرت ڈاکٹر کی مجلس اس قدر موثر اور مفید ہیں کہ بہت سے حضرات نے ان کو ریکارڈ کرکے محفوظ کر لیا ہے ان میں چند کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں اور مزید اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

اسی طرح بروز پیر ایک مجلس ہوا کرتی تھی جس میں سلوک و تصوف کی راہ پہ چلنے والے اپنی کیفیت و حالت کو درست کرنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ اس مجلس میں اپنے خاص دل نشین انداز پر مسائل و معارف سلوک بیان فرماتے تھے۔ بڑے بڑے علماء اور محدث آپ کی اس مجلس میں شریک رہتے تھے اور عارفانہ نکات سے وہ محظوظ ہوتے تھے آپ کی تربیت کرنے کی ادا بہت نرالی اور بہت پیاری تھی۔ نہایت بے تکلفی اور شفقت کا انداز تھا۔ ہر شخص اپنا ینت محسوس کرتا تھا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے ارادتمندوں میں ایک پاکیزہ ذوق پیدا کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں ہر شخص اتباع سنت کو ایک اہم چیز اور اپنی زندگی کا مقصد سمجھنے لگا تھا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنی طرف سے چند تربیت یافتہ حضرات کو بھی بیعت و تلقین کی باقاعدہ اجازت مرحمت فرمائی تھی تاکہ بطور خاص یہ حضرات ان تعلیمات و ہدایات کو عام کرتے رہیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو دین متین کی اہمیت اور ضرورت کا احساس دلاتے رہیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے خلفاء مجاہدین میں بھی علماء، ڈاکٹر اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات ہیں۔

حضرت ڈاکٹر عبدالحیؒ کے عقیدت مندوں میں ایک بہت اہم نام ہمارے ملک کے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کا بھی ہے جن کو حضرت والا سے خصوصی تعلق تھا اور تقریباً گھر کی ہر خصوصی تقریب میں حضرت ڈاکٹر صاحب کو دعوت دیتے تھے۔ اور میزبانی کا وہ انداز اختیار کرتے تھے کہ جو کوئی بھی سربراہ مملکت نہیں کر سکتا۔ جس کا ذکر حضرت والا نے کئی مرتبہ فرمایا۔ جنرل ضیاء الحق کے صاحبزادے اور صاحبزادی کی شادی کے موقع پر نکاح حضرت ڈاکٹر صاحب نے پڑھا۔ اور حضرت والا کے حکم کی وجہ سے کوئی فوٹو نہ کھینچا گیا۔ اور نہ کوئی ٹی وی فلم بنی۔ اس کے علاوہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر جب جنرل ضیاء الحق دارالعلوم کورنگی میں تشریف لائے اس وقت بھی کوئی فوٹوگرافر اور ٹی وی والا نہیں تھا۔ ایسا صرف حضرت ڈاکٹر صاحب کے حکم کی وجہ سے ہوا۔ اس تعلق خاص کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کے لئے ہمیشہ دعاگو رہے۔ اور تحریری طور پر نصیحت فرماتے رہے۔ اسی تعلق خاص کی وجہ سے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے حضرت ڈاکٹر صاحب کی نماز جنازہ میں خود شرکت فرما کر اپنے تعلق خاص کا اظہار کیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کے متعلقین و مریدین اس وقت مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ۔ ریاض۔ کویت۔ ابوظہبی۔ ۔۔ن۔ انگلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ امریکہ۔ بنگلہ دیش۔ افغانستان۔ ترکی اور دیگر ممالک میں موجود ہیں۔ میرا تعلق بھی حضرت ڈاکٹر صاحب سے خادمانہ رہا ہے۔ اور باقاعدہ ان سے تعلق رہا ہے۔ جس کی بنیاد پر چند ۔۔طریں اپنے دوستوں اور بزرگوں کے لئے تحریر کر رہا ہوں۔ اگر اس تحریر میں کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین کرام سے معذرت خواہ ہوں۔

گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بُو ہے

پاک شاہین
کنٹینرز سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ، کیماڑی۔ کراچی

الحمدللہ

پاکستان میں یہ پہلا ٹرمینل جو نجی کاروباری شعبے میں قائم ہوا ہے۔ ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینرز نقل و حمل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں، کسٹم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں۔

تار کا پتہ "شاہین" کراچی
ٹیلیکس: ۲۷۱۹

فون:
۲۷۱۸۴۰ — ۲۷۱۹۵۳
۲۷۱۳۵۴ — ۲۷۱۸۴۲

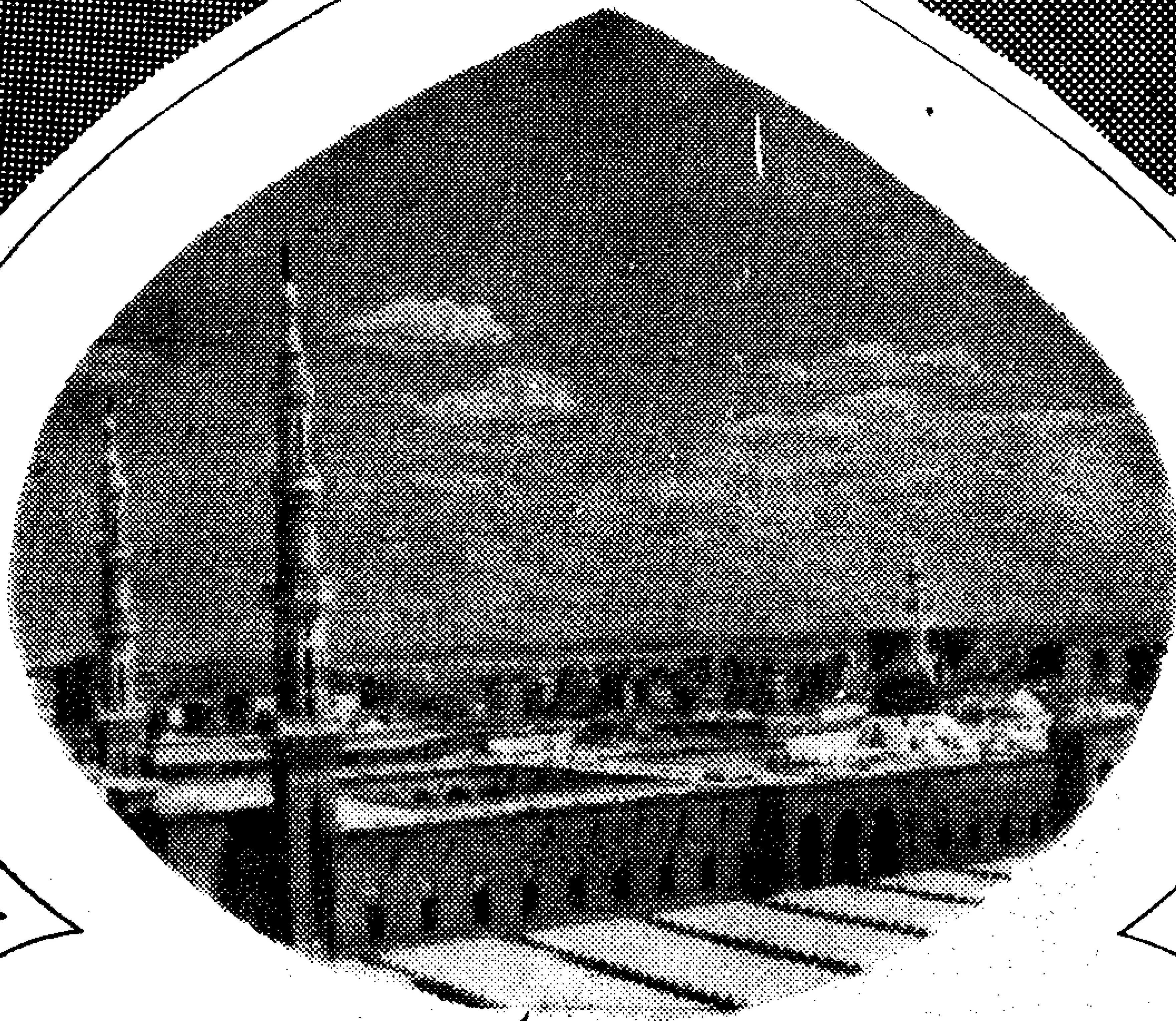

اُس کے ماتھے کا پسینہ خشک ہونے بھی نہ پائے
آپ محنت کا صلہ دے دیجئے مزدور کو
کاش ہر آجر کے ہو پیشِ نظر قولِ رسولؐ
حرفِ آخر مان لے دنیا اسی دستور کو
ہو رسولؐ اللہ کا کردار اگر خضرِ حیات
خود ہی آدابِ حیات آجائیں گے جمہور کو

PAKISTAN TOBACCO
PTC
COMPANY LIMITED

TELEGRAMS: PAKTOBAC AKORA KHATTAK
TELEPHONES: NOWSHERA 498 & 589

PAKISTAN TOBACCO COMPANY LIMITED

AKORA KHATTAK FACTORY P. O. NOWSHERA
(N. W. F. P.—PAKISTAN)